قادیانی عقائد کے حوالے سے ایک بنیادی عقیدہ توحید
میں منی گاڈ یعنی چھوٹے خدا کے شرکیہ عقیدہ پر جامع تحریر

انجینئر مرزا قادیانی
کا
چھوٹا خدا
Mini God

مفتی سید مبشر رضا قادری

منتظم اعلیٰ ختم نبوت فورم و جامعہ ختم نبوت گوجرانوالہ


+923247448814

انجینئر و مرزا قادیانی کا چھوٹا خدا

اس مختصر مگر فکری طور پر نہایت اہم رسالے "انجینئر و مرزا قادیانی کا چھوٹا خدا" کا مقصد کسی فرد کی ذاتی تضحیک نہیں بلکہ ایک خطرناک فکری انحراف کو واضح کرنا ہے جو مختلف ناموں، تعبیرات اور قیود کے ساتھ ایک ہی بنیادی عقیدے کی صورت میں سامنے آتا رہا ہے۔ یہ وہ عقیدہ ہے جس کے مطابق انسان، اپنی روحانی ترقی یا کسی خاص مرحلے کے بعد، الوہیت کے کسی درجے تک پہنچ سکتا ہے، خواہ اسے "منی خدا" کہا جائے، "چھوٹا خدا" کہا جائے یا کسی اور دلکش اصطلاح میں لپیٹ دیا جائے۔

اس رسالے میں یہ دکھایا جائے گا کہ ایک طرف انجینئر مرزا محمد علی جہلمی اور ان کے فکری حلقے میں "منی گاڈ" یا "چھوٹے خدا" کا تصور کس بنیاد پر پیش کیا جاتا ہے، اور دوسری طرف قادیانیت میں یہی تصور کس طرح دنیا اور آخرت دونوں کے دائرے میں پھیلایا گیا ہے۔ اگرچہ انجینئر مرزا جونئیر جہلمی نے اس خیال پر جنت کی قید لگانے کی کوشش کی ہے، جبکہ قادیانی فکر میں انسان کے "خدائی اوصاف" یا "خدائی مرتبہ" کو دنیا ہی میں قابل حصول بتایا جاتا ہے، مگر اصل میں دونوں تعبیرات کی جڑ ایک ہی ہے: یعنی توحید خالص سے انحراف اور خالق و مخلوق کے درمیان حدِ فاصل کو مٹانے کی کوشش۔

یہ تمہید اس نکتے کو واضح کرنے کے لیے ہے کہ جب بھی انسان کو، کسی بھی درجے میں، خدا یا خدائی صفات کا حامل مانا جائے تو وہ عقیدہ چاہے کتنی ہی فلسفیانہ زبان میں کیوں نہ پیش کیا جائے، اسلام کی بنیادی تعلیم "لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ" کے منافی ہو جاتا ہے۔ آنے والے ابواب میں حوالہ جات کی روشنی میں دکھایا جائے گا کہ کس طرح یہ "چھوٹا خدا" یا "منی گاڈ"

کا تصور درحقیقت ایک ہی فکری دھارے کی مختلف شکلیں ہیں، اور کیوں اہلِ اسلام کے لیے ان سے آگاہی اور ان کا علمی رد ناگزیر ہے۔

توحید کا نمونہ: ہر احمدی چھوٹا خدا بن جائے

تو تمام دنیا کے امراء جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ امارت کے ڈھنگ اختیار کریں گے تو یاد رکھیں کہ جماعت ایسے عظیم رشتوں میں منسلک ہو جائے گی جہاں جماعت کا ہر بڑا اپنے ماتحتوں کے لئے چھوٹا ہو جائے گا اور جماعت کا ہر چھوٹا اپنے افسروں کے لئے بڑا بن جائے گا۔ یہ وہ وحدت کا ایک نمونہ ہے جو اس دنیا میں توحید کی برکت سے پیدا ہو سکتا ہے ورنہ ناممکن ہے۔ پس وہ توحید جو ہم آسمان کی بلندیوں پر دیکھتے ہیں وہ ہماری خاطر نیچے اترتی ہے اور ہمیں ایک ایسے عظیم رشتے میں منسلک کر دیتی ہے کہ جہاں چھوٹا خدا کی خاطر بڑا ہو رہا ہے جہاں بڑا خدا کی خاطر چھوٹا ہو رہا ہے۔

(خطبات طاہر جلد 15 صفحہ 491)

اس اقتباس میں قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد جس تصور کو پیش کر رہا ہے، وہ محض اخلاقی نظم یا تنظیمی اطاعت کی بات نہیں رہتی بلکہ الفاظ کے انتخاب کے ذریعے ایک نہایت خطرناک فکری رخ اختیار کر لیتی ہے۔ "چھوٹا خدا" اور "بڑا خدا" جیسے الفاظ اسلامی توحید کے مسلمہ مفہوم سے صریح انحراف ہیں، کیونکہ اسلام میں خدا نہ بڑا ہوتا ہے نہ چھوٹا، نہ تقسیم پذیر ہے نہ مراتب میں بٹتا ہے، بلکہ واحد، یکتا اور بے مثل ہے۔ یہاں مرزا طاہر احمد جماعتی نظم و ضبط کو بیان کرتے ہوئے ایسے استعارے استعمال کرتا ہے جن میں انسان کو خدا کے اوصاف یا خدائی نسبتوں کے دائرے میں لا کھڑا کیا جاتا ہے، اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں قادیانیت اور انجینئر

مرزا محمد علی جہلمی کے "منی گاڈ" یا "چھوٹے خدا" کے تصور میں فکری ہم آہنگی واضح ہو جاتی ہے۔

مرزا طاہر کے بیان میں یہ کہنا کہ "جہاں چھوٹا خدا کی خاطر بڑا ہو رہا ہے اور بڑا خدا کی خاطر چھوٹا ہو رہا ہے" دراصل انسان اور خدا کے درمیان حدِ فاصل کو مٹا دینے کی ایک شعوری یا لاشعوری کوشش ہے۔ اسلامی عقیدہ توحید میں بندہ بندہ ہی رہتا ہے، چاہے وہ امیر ہو یا فقیر، حاکم ہو یا محکوم، اور خدا ہمیشہ خدا ہی رہتا ہے۔ لیکن قادیانی لٹریچر میں بار بار ایسے الفاظ اور تعبیرات سامنے آتی ہیں جو انسان کو الوہیت کے دائرے کے قریب لے جا کر کھڑا کر دیتی ہیں، کبھی "ظلی"، کبھی "بروزی"، کبھی "مجازی خدا" اور اب کھلے لفظوں میں "چھوٹا خدا"۔

یہی وہ فکری بنیاد ہے جس پر انجینئر مرزا محمد علی جہلمی اور اس کے حلقے نے "منی گاڈ" یا "چھوٹا خدا" کا تصور پیش کیا۔ فرق صرف اتنا ہے کہ انجینئر مرزا جونیئر جہلمی نے اس خدائی کو جنت تک محدود کرنے کی ایک مصنوعی قید لگائی، جبکہ قادیانیت نے دنیا اور آخرت دونوں میں انسان کو خدائی مناصب سے نوازنے کا دروازہ کھلا رکھا۔ یوں یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ دونوں نظریات ایک ہی فکری درخت کی شاخیں ہیں، جن کی جڑ میں توحیدِ خالص کے بجائے انسان مرکزیت اور الوہیتِ انسانی کا فتنہ کارفرما ہے۔

اسی پس منظر میں رسالہ "انجینئر و مرزا قادیانی کا چھوٹا خدا" دراصل ایک تمہیدی دستاویز ہے، جس کا مقصد یہ واضح کرنا ہے کہ مختلف ناموں، اصطلاحات اور تاویلات کے باوجود قادیانیت اور انجینئر مرزا جہلمی کے افکار ایک ہی سمت میں جا رہے ہیں۔ یہ رسالہ اس فکری انحراف کو بے نقاب کرے گا کہ کس طرح خدا کے تصور کو مجروح کر کے انسان کو "چھوٹا خدا" بنانے کی راہ ہموار کی گئی، اور کس طرح یہ نظریہ اسلام کی بنیادی توحید سے ٹکرا کر ایک نئے مذہبی فتنہ کی صورت اختیار کر گیا۔

قادیانی عقیدے میں "چھوٹے خدا" کا داخلی تضاد

اگر خدائی کی صفتیں بھی بندوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کا وحدہ لاشریک ہونا باطل ہے۔ جس قدر دنیا میں مخلوق پرست ہیں وہ بھی یہ تو نہیں کہتے کہ ہمارے معبود خدا ہیں بلکہ ان موحدوں کی طرح ان کا بھی درحقیقت یہی قول ہے کہ ہمارے معبودوں کو خدائے تعالیٰ نے خدائی کی طاقتیں دے رکھی ہیں۔ رب اعلیٰ و برتر تو وہی ہے اور یہ صرف چھوٹے چھوٹے خدا ہیں۔

(روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 253)

قادیانی لٹریچر کا ایک مستقل مسئلہ یہ رہا ہے کہ بنیادی عقائد میں خود بانیٔ جماعت اور اس کے خلفاء کے درمیان صریح تضاد پایا جاتا ہے۔ زیرِ بحث معاملہ "چھوٹے خدا" یا انسان میں خدائی صفات کے حلول کا ہے، جس پر قادیانی خلیفہ مرزا طاہر احمد اور خود مرزا غلام قادیانی کے اقوال ایک دوسرے کی صریح نفی کرتے ہیں۔ مرزا طاہر احمد اپنے خطبے میں جماعتی نظم و نسق کو "توحید" کا عملی مظہر قرار دیتے ہوئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ "جہاں چھوٹا خدا کی خاطر بڑا ہو رہا ہے اور بڑا خدا کی خاطر چھوٹا ہو رہا ہے"۔ یہ محض تمثیل نہیں بلکہ ایک ایسا فکری سانچہ ہے جس میں "خدا" کا لفظ انسانوں کے باہمی رشتوں کے لیے استعمال کیا جا رہا ہے، اور یوں الوہیت کو درجوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ یہی وہ نکتہ ہے جہاں قادیانی فکر توحیدِ خالص سے ہٹ کر مراتبِ الوہیت کی طرف پھسلتی نظر آتی ہے، چاہے اسے تنظیمی تشبیہ کا نام دیا جائے یا روحانی درجہ بندی۔

اس کے برعکس خود مرزا غلام قادیانی، جو اس جماعت کا بانی اور اصل فکری حوالہ ہے، نہایت واضح الفاظ میں اس تصور کو باطل قرار دیتا ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ اگر خدائی صفات بندوں

میں تقسیم ہو سکتی ہوں تو خدا کا وحدہٗ لاشریک ہونا ہی باطل ہو جاتا ہے، اور یہی عقیدہ تو بت پرستوں اور مخلوق پرستوں کا رہا ہے کہ خدا نے کچھ مخلوق کو خدائی طاقتیں دے رکھی ہیں، جو دراصل "چھوٹے چھوٹے خدا" ہیں۔ مرزا قادیانی اس تصور کو صریح شرک کے مترادف قرار دیتا ہے اور اسے توحید کے منافی ٹھہراتا ہے۔ یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر بانیٔ جماعت کے نزدیک "چھوٹے خدا" کا تصور شرکیہ اور باطل ہے تو پھر اسی جماعت کا خلیفہ اسی اصطلاح کو فخر کے ساتھ کیوں استعمال کر رہا ہے؟

یہ تضاد محض لفظی نہیں بلکہ عقیدے کی بنیادوں تک جاتا ہے۔ ایک طرف مرزا قادیانی توحید کو غیر قابل تقسیم حقیقت قرار دیتا ہے، دوسری طرف مرزا طاہر احمد اسی توحید کو انسانی رشتوں میں "چھوٹے" اور "بڑے" خداؤں کی زبان میں بیان کرتا ہے۔ اگر مرزا طاہر کی بات درست مانی جائے تو مرزا قادیانی کی تحریر باطل ٹھہرتی ہے، اور اگر مرزا قادیانی کا موقف صحیح ہے تو مرزا طاہر احمد کا خطبہ قادیانی عقیدے کے اندر ایک خطرناک انحراف ثابت ہوتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت آخر کس کو معیارِ حق مانتی ہے: اپنے بانی کو یا بعد کے خلفاء کے بدلتے ہوئے بیانیوں کو؟

اس تقابل سے یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ قادیانی فکر میں عقائد جامد نہیں بلکہ حالات، قیادت اور ضرورت کے مطابق بدلتے رہے ہیں۔ کہیں انسان کو خدا کا مظہر بنا دیا جاتا ہے، کہیں اسی تصور کو شرک کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے۔ یہی فکری انتشار آگے چل کر "منی گاڈ"، "چھوٹا خدا" اور "انسانی الوہیت" جیسے تصورات کو جنم دیتا ہے، جنہیں کبھی کھلے لفظوں میں اور کبھی مبہم تمثیلوں کے پردے میں پیش کیا جاتا ہے۔ اس داخلی تضاد کو سمجھے بغیر قادیانیت کے عقیدے کی حقیقت کو سمجھنا ممکن نہیں، اور یہی اس رسالے کا بنیادی مقصد ہے کہ قاری کو اصل نصوص کے ذریعے یہ دکھایا جائے کہ مسئلہ الزام کا نہیں، خود قادیانی مصادر کے باہمی تصادم کا

ہے۔

چھوٹا خدا بننا چاہیے

دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹے خدا بننے کی کوشش کرو۔ جب تم چھوٹے خدا بن جاؤ گے تو بڑا خدا تم سے آپ ہی محبت کرنے لگ جائے گا۔ ایک ذریعہ محبت کا فطرت کا مطالعہ اور محبت کے طریقوں پر غور کرنا اور اُن پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کچھ جذبات رکھتے ہیں جو خود اس نے پیدا کئے ہیں۔ ان میں صفات الٰہیہ کی جھلک رکھی گئی ہے یعنی انسان کے اندر اس نے ایسے مادے رکھ پر دئے ہیں جن سے خدا اور بندے میں ہم جنسیت ہو جاتی ہے۔

(انوار العلوم جلد 23 صفحہ 197، تعلق باللہ)

مندرجہ بالا اقتباس میں مرزا بشیر الدین محمود نے جس انداز سے "چھوٹے خدا" بننے کی تلقین کی ہے، وہ دراصل قادیانیت کے فکری انتشار اور عقیدے کے داخلی تضاد کو پوری طرح بے نقاب کر دیتا ہے۔ سابقہ گفتگو کے تناظر میں یہ بات بالکل واضح ہو چکی ہے کہ قادیانی فکر ایک ہی مرکز پر قائم نہیں بلکہ باپ، بیٹا اور بعد کے خلفاء تین الگ سمتوں میں عقیدے کو لے جا رہے ہیں۔ مرزا بشیر الدین محمود کا یہ کہنا کہ "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹے خدا بننے کی کوشش کرو" محض ایک تمثیلی یا اخلاقی تعبیر نہیں رہتی، بلکہ وہ اسے صفاتِ الٰہیہ کی جھلک، ہم جنسیت اور خدا و بندے کے درمیان مشابہت کے عقیدے سے جوڑ دیتا

ہے، جو صریح طور پر توحیدِ خالص کے منافی ہے۔ اہلِ سنت کے عقیدے میں بندہ بندہ ہی رہتا ہے، خواہ وہ کتنا ہی مقرب کیوں نہ ہو، اس کے لیے "خدا" یا "چھوٹا خدا" جیسی کوئی اصطلاح نہ کبھی استعمال کی گئی ہے اور نہ ہی اس کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

یہاں یہ تضاد اور زیادہ نمایاں ہو جاتا ہے جب اسی جماعت کے بانی مرزا غلام قادیانی کا وہ اقتباس سامنے رکھا جائے جس میں وہ "چھوٹے چھوٹے خدا" کے تصور کو کھلے الفاظ میں باطل قرار دیتا ہے اور اسے مخلوق پرستی کی ایک شکل بتاتا ہے۔ یعنی ایک طرف باپ کہتا ہے کہ اگر خدائی صفات بندوں میں تقسیم ہو جائیں تو وحدانیت باطل ہو جاتی ہے، اور دوسری طرف بیٹا اسی تصور کو دین کی معراج اور قربِ الٰہی کا زینہ بنا کر پیش کر رہا ہے۔ یہی نہیں بلکہ مرزا طاہر احمد کے اقتباسات میں "چھوٹا خدا" کی اصطلاح تنظیمی ڈھانچے اور جماعتی نظم میں بھی داخل کر دی جاتی ہے، جہاں انسان انسان پر حاکم بن کر خدائی نسبتوں میں باندھا جاتا ہے۔ اس سارے پس منظر میں واضح ہوتا ہے کہ قادیانیت کوئی مربوط الہامی نظام نہیں بلکہ افراد کے ذاتی افکار، فلسفیانہ موشگافیوں اور مبالغہ آمیز اصطلاحات کا مجموعہ ہے، جسے کبھی روحانیت، کبھی نظمِ جماعت اور کبھی محبتِ الٰہی کے نام پر پیش کیا جاتا ہے۔

مرزا بشیر الدین محمود کا یہ اقتباس دراصل اسی فکری انحراف کی آخری کڑی ہے، جہاں بندے کو بندگی سے نکال کر خدائی کے دائرے میں داخل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ چاہے اسے "اپنے اپنے دائرہ" کی قید کے ساتھ بیان کیا جائے یا "فطرت" اور "صفات کی جھلک" کے پردے میں لپیٹا جائے، حقیقت یہی ہے کہ یہ تصور توحیدِ اسلامی سے ٹکراتا ہے۔ سابقہ گفتگو میں جس طرح قادیانی عقائد کے اخلاقی، عملی اور نظری بگاڑ کو واضح کیا گیا ہے، یہ اقتباس اس پر مہرِ تصدیق ثبت کرتا ہے کہ قادیانیت میں نہ خدا کا تصور محفوظ رہا، نہ نبوت کا، اور نہ ہی بندگی کا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی جماعت میں "منی گاڈ"، "چھوٹا خدا" اور پھر اسی کی نفی

جیسے بیانات اکٹھے پائے جاتے ہیں، جو خود اس بات کا ثبوت ہیں کہ یہ فکر وحیِ الٰہی نہیں بلکہ انسانی خواہشات اور فلسفیانہ الجھنوں کی پیداوار ہے۔

چھوٹے خدا کا عقیدہ عیسائیوں کا ہے

یہ عذر کہ ہم حضرت عیسٰی کو خدا تو نہیں مانتے بلکہ یہ مانتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے بعض اپنی خدائی کی صفتیں ان کو عطا کر دی تھیں نہایت مکروہ اور باطل عذر ہے۔کیونکہ اگر خدائے تعالیٰ اپنے اذن اور ارادہ سے اپنی خدائی کی صفتیں بندوں کو دے سکتا ہے تو بلاشبہ وہ اپنی ساری صفتیں خدائی کی ایک بندے کو دے کر پورا خدا بنا سکتا ہے۔پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل مذاہب سے ٹھہر جائیں گے۔اگر خدا تعالیٰ کسی بشر کو اپنے اذن اور ارادہ سے خالقیت کی صفت عطا کر سکتا ہے تو پھر وہ اس طرح کسی کو اذن اور ارادہ سے اپنی طرح عالم الغیب بھی بنا سکتا ہے اور اس کو ایسی قوت بخش سکتا ہے جو خدائے تعالیٰ کی طرح ہر جگہ حاضر ناظر ہو اور ظاہر ہے کہ اگر خدائی کی صفتیں بھی بندوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کا وحدہ لاشریک ہونا باطل ہے۔جس قدر دنیا میں مخلوق پرست ہیں وہ بھی یہ تو نہیں کہتے کہ ہمارے معبود خدا ہیں بلکہ ان موحدوں کی طرح ان کا بھی درحقیقت یہی قول ہے کہ ہمارے معبودوں کو خدائے تعالیٰ نے خدائی کی طاقتیں دے رکھی ہیں۔رب اعلیٰ و برتر تو وہی ہے اور یہ صرف چھوٹے چھوٹے خدا ہیں۔

(تفسیر حضرت مسیح موعود صفحہ 53)

مسیح چھوٹا خدا اور یوحنا بڑا خدا

مسیح بھی عورت سے پیدا ہوا تھا۔ یوحنا سے چھوٹا ہوا۔ پس یوحنا بڑا خدا ہوا۔ کیونکہ جب یوحنا سے چھوٹا خدا ہو گیا تو یوحنا بڑا خدا ہو گا۔

(قادیانی کتاب مکمل تبلیغی پاکٹ بک صفحہ 91)

ان دونوں عبارات کا مرکزی نکتہ ایک ہی ہے، اور وہ یہ کہ "چھوٹے خدا" کا تصور توحید کے سراسر منافی ہے، خواہ اسے کسی بھی لفظی پیرائے میں پیش کیا جائے۔ پہلی عبارت میں خود مرزا غلام قادیانی اس تصور کو نہ صرف باطل بلکہ "مخلوق پرستی" کی جڑ قرار دے رہا ہے۔ وہ واضح طور پر یہ اصول قائم کرتا ہے کہ اگر خدائی صفات بندوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں تو پھر خدا کا "واحد لاشریک" ہونا باقی نہیں رہتا، کیونکہ یہی عذر عیسائیوں، ہندوؤں اور دیگر مشرکانہ مذاہب نے اپنے معبودوں کے حق میں اختیار کیا ہے۔ مرزا قادیانی کے الفاظ میں یہ بات دوٹوک ہے کہ "یہ صرف چھوٹے چھوٹے خدا ہیں" کہنا بھی دراصل شرک ہی کی ایک شکل ہے، کیونکہ خدائی صفات کی منتقلی کا تصور خود توحید کو منہدم کر دیتا ہے۔

دوسری عبارت اسی منطقی نتیجے کو طنزیہ اور استدلالی انداز میں مزید واضح کرتی ہے۔ جب یہ کہا جاتا ہے کہ "مسیح یوحنا سے چھوٹا خدا تھا، تو یوحنا بڑا خدا ہوا"، تو دراصل اس عقیدے کی عقلی مضحکہ خیزی کو بے نقاب کیا جا رہا ہے۔ اگر خدائی درجے چھوٹے اور بڑے میں تقسیم ہو سکتے ہیں تو پھر خدائیت کوئی مطلق، ازلی اور یکتا حقیقت نہیں رہتی بلکہ ایک نسبتی درجہ بن جاتی ہے، جو کبھی کسی کو "چھوٹا خدا" اور کبھی کسی کو "بڑا خدا" بنا دیتا ہے۔ یہی وہ نقطہ ہے جہاں توحید ختم اور شرک شروع ہو جاتا ہے۔

ان دونوں اقتباسات کو سامنے رکھا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ "منی خدا" یا "چھوٹا خدا" کا نظریہ نہ اسلامی ہے، نہ عقلی، اور نہ خود مرزا غلام قادیانی کے اپنے اصولوں سے ہم

آہنگ۔ یہ تصور دراصل عیسائی الٰہیات کے اس عذر کی بازگشت ہے جسے مرزا قادیانی خود "نہایت مکروہ اور باطل" کہہ چکا ہے۔ چنانچہ جب بعد کے قادیانی اکابر یا جدید مفکرین انسان کو "اپنے دائرے میں خدا بننے" کی تلقین کرتے ہیں، تو وہ نہ صرف اسلامی توحید سے انحراف کرتے ہیں بلکہ اپنے بانی کے واضح بیانات کی بھی نفی کر دیتے ہیں۔

یوں یہ دونوں عبارات مل کر ایک ہی نتیجے پر پہنچتی ہیں کہ خدائی صفات کی تقسیم، چھوٹے اور بڑے خدا کا تصور، اور انسان کو خدائیت کے دائرے میں داخل کرنا یہ سب عقیدۂ توحید کے منافی اور شرک کی فکری بنیادیں ہیں، چاہے انہیں کسی بھی مذہبی یا فلسفیانہ لبادے میں کیوں نہ پیش کیا جائے۔

خلاصہ رسالہ "انجینئر ومرزا قادیانی کا چھوٹا خدا"

اس رسالے میں بنیادی طور پر ایک ہی عقیدے کے مختلف اور متضاد رخ بے نقاب کیے گئے ہیں، یعنی "چھوٹے خدا" یا "منی گاڈ" کا تصور، جو کبھی قادیانی خلافت کی زبان سے نکلتا ہے، کبھی مرزا بشیر الدین محمود کے خطبات میں بطور مقصدِ حیات پیش کیا جاتا ہے، اور کبھی جدید دور میں انجینئر مرزا محمد علی جہلمی اور اس کے فکری وارثوں کے ہاں نئے ناموں اور قیود کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ رسالہ یہ واضح کرتا ہے کہ قادیانی قیادت کے بعض بیانات میں انسان کو اپنے دائرے میں "چھوٹا خدا" بننے کی ترغیب دی جاتی ہے، حالانکہ یہی تصور خود مرزا غلام قادیانی کی تحریرات میں صراحتاً باطل، مکروہ اور شرک پر منتج ہونے والا قرار دیا گیا ہے۔ اس طرح ایک طرف جماعت کے بعد کے خلفاء اور مفکرین "صفاتِ الٰہیہ کی تقسیم"، "ہم جنسیتِ خدا و بندہ" اور "چھوٹے خدا" جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں، اور دوسری طرف بانیٔ جماعت خود اسی نظریے کو عیسائی عقیدے کی جڑ، مخلوق پرستی کی بنیاد اور توحیدِ باری تعالیٰ کی نفی قرار دیتا

ہے۔

رسالہ یہ بھی دکھاتا ہے کہ یہی "چھوٹا خدا" کا تصور قادیانی لٹریچر میں کبھی تنظیمی نظم و نسق کے استعارے کے طور پر آتا ہے، کبھی روحانی کمال کے عنوان سے، اور کبھی فلسفیانہ موشگافیوں میں لپیٹ کر پیش کیا جاتا ہے، مگر ہر صورت میں نتیجہ ایک ہی نکلتا ہے کہ خدائی صفات کو انسانوں میں بانٹنے کا دروازہ کھلتا ہے، جو بالآخر وہی راستہ ہے جسے مرزا غلام قادیانی نے خود عیسائیت اور دیگر مخلوق پرست مذاہب کی بنیادی گمراہی کہا تھا۔ آخر میں پیش کی گئی متضاد عبارات اس حقیقت پر مہر ثبت کرتی ہیں کہ قادیانیت کے اندر خود اساسی عقائد میں شدید تضاد موجود ہے؛ ایک طرف "چھوٹے خدا بننے" کی تلقین، اور دوسری طرف اسی تصور کو شرک اور توحید کی نفی قرار دینا۔

یوں یہ رسالہ نہ صرف انجینئر مرزا جہلمی کے "منی گاڈ" کے نظریے کو قادیانی عقیدے کے تسلسل میں رکھ کر پرکھتا ہے بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ مسئلہ کسی ایک فرد یا نئے مفکر کا نہیں، بلکہ قادیانیت کے فکری ڈھانچے میں موجود اس بنیادی انتشار کا ہے جو بانی کے اقوال اور بعد کے خلفاء کے بیانات کے باہمی تصادم سے پوری طرح عیاں ہو جاتا ہے۔

خدا کے نام پر، اس کی اطاعت کی خاطر اپنی چھاتیاں تان دیں اور خدا کی خاطر اگر آپ کسی سے ناراض ہوں گے یا کسی کی ناراضگی مول لیں گے تو ایک کوڑی کی بھی پرواہ نہ کریں۔ جو سانٹے آپ پر برسائے جائیں گے آسمان سے وہی سانٹے اس شخص پر برسائے جائیں گے جو محض اس لئے آپ کا دشمن ہوا ہے کہ آپ نے اطاعت کی خاطر اس سے دشمنی مول لے لی۔ ایسی الٰہی جماعت کو دنیا کی کیا پرواہ ہوسکتی ہے۔ دنیا کے بادشاہوں کی تو کوئی حیثیت نہیں۔ آج مرے کل دوسرا دن لیکن اللہ کی بادشاہت تو دائمی ہے۔ اس سلطنت میں کبھی کوئی زوال نہیں آسکتا۔ پس وہ امراء جو محبت سے جھکتے ہیں تو خدا کی خاطر جھکتے ہیں وہ امراء جو ناراض ہوتے ہیں اور ناراضگی مول لیتے ہیں تو ان پر بڑی بڑی طعن کی زبانیں دراز کی جاتی ہیں، ان کے خلاف اڈے بنائے جاتے ہیں محض اس لئے کہ انہوں نے رضائے باری تعالیٰ کی خاطر ایک کڑوا فیصلہ کیا ہے ان کو ان نافرمانیوں کی بھی، ان بدتمیزیوں کی بھی کوئی پرواہ نہیں ہونی چاہئے۔ خدا کی خاطر وہ ڈٹے رہیں اور یاد رکھیں کہ خدا کا وعدہ ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ کہ تو پھر اللہ پر توکل رکھ جو عزیز ہے۔ وہ غالب ہے اور فائق ہے ہر دوسری چیز پر۔ صاحب عزت و عظمت ہے اور رحیم ہے اور بار بار رحم فرمانے والا بھی ہے۔

تو تمام دنیا کے امراء جو جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اگر وہ امارت کے ڈھنگ اختیار کریں گے تو یاد رکھیں کہ جماعت ایسے عظیم رشتوں میں منسلک ہوجائے گی جہاں جماعت کا ہر بڑا اپنے ماتحتوں کے لئے چھوٹا ہو جائے گا اور جماعت کا ہر چھوٹا اپنے افسروں کے لئے بڑا بن جائے گا۔ یہ وہ وحدت کا ایک نمونہ ہے جو اس دنیا میں توحید کی برکت سے پیدا ہوسکتا ہے ورنہ ناممکن ہے۔ پس وہ توحید جو ہم آسمان کی بلندیوں پر دیکھتے ہیں وہ ہماری خاطر نیچے اترتی ہے اور ہمیں ایک ایسے عظیم رشتے میں منسلک کر دیتی ہے کہ جہاں چھوٹا خدا کی خاطر بڑا ہو رہا ہے جہاں بڑا خدا کی خاطر چھوٹا ہو رہا ہے، اس سے زیادہ مساوات کا، اس سے اعلیٰ اور پاکیزہ مساوات کا کوئی تصور دنیا میں ممکن نہیں ہے۔ پس آنحضرت ﷺ کے متعلق یہ فرمایا اور پھر دیکھیں کیا فرماتا ہے الَّذِي يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ اے میرے بندے تو میری خاطر لوگوں کو ناراض کرتا ہے پھر کیا ڈر ہے وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ جس کی خاطر تو توکل کر رہا ہے الَّذِي يَرٰىكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وہ خدا جو تجھے دیکھتا ہے جب تو کھڑا ہوتا ہے، اس کی نظر تجھ پر پڑ رہی ہوتی ہے ایک لمحہ بھی وہ

نہیں بلکہ پندرہ ہوں گے تو ہمیں کیا ضرورت ہے کہ اس حدیث کے مضمون کو حقیقت پر حمل کر بیٹھیں اور ناحق بیجا ضد کرنے سے مخالفوں سے ہنسی کرائیں۔ ہمارے لئے قرآن کی تعلیم سے یہ راہ کھلی ہے کہ ہم اس حدیث کو متشابہات میں داخل کریں اور فتنہ سے اپنے تئیں بچاویں لیکن اگر ہم علم میں ایسے راسخ کئے جاویں جو الہامی طور پر ہمیں وہ معقولی راہ دکھلائی جاوے جس سے لوگ مطمئن ہو سکتے ہیں تو پھر کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسی آیت یا حدیث کو متشابہات میں داخل رکھیں بلکہ اُن معقولی معنوں کو جو الہام کے ذریعہ سے ظاہر ہوئے ہیں شکر کے ساتھ ہم قبول کر لیں گے۔

بقیہ حاشیہ

کی طرح ہر جگہ حاضر و ناظر ہو اور ظاہر ہے کہ اگر خدائی کی صفتیں بھی بندوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کا وحدہٗ لاشریک ہونا باطل ہے۔ جس قدر دنیا میں مخلوق پرست ہیں وہ بھی یہ تو نہیں کہتے کہ ہمارے معبود خدا ہیں بلکہ ان موحدوں کی طرح ان کا بھی درحقیقت یہی قول ہے کہ ہمارے معبودوں کو خدائے تعالیٰ نے خدائی کی طاقتیں دے رکھی ہیں۔ ربّ اعلیٰ و برتر تو وہی ہے اور یہ صرف چھوٹے چھوٹے خدا ہیں۔ تعجب کہ یہ لوگ یا رسول اللہ کہنا شرک کا کلمہ سمجھ کر منع کرتے ہیں لیکن مریم کے ایک عاجز بیٹے کو خدائی کا حصہ دار بنا رہے ہیں۔ بھائیو! آپ لوگوں کا دراصل یہی مذہب ہے کہ خدائی بھی مخلوق میں تقسیم ہو سکتی ہے اور خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی صفت خالقیت و رازقیت و عالمیت وقادریت وغیرہ میں ہمیشہ کے لئے شریک کر دیتا ہے تو پھر آپ لوگوں نے اپنے بدعتی بھائیوں سے اس قدر جنگ وجدل کیوں شروع کر رکھی ہے وہ بیچارے بھی تو اپنے اولیاء کو خدا کر کے نہیں مانتے صرف یہی کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے اذن اور ارادہ سے کچھ کچھ خدائی طاقتیں انہیں دے رکھی ہیں اور انہیں طاقتوں کی وجہ سے جو باذن الٰہی ان کو حاصل ہیں وہ کسی کو بیٹا دیتے ہیں اور کسی کو بیٹی۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ نذریں نیازیں لیتے ہیں اور مرادیں دیتے ہیں۔ اب اگر کوئی طالب حق یہ سوال کرے کہ اگر ایسے عقائد سراسر باطل اور مشرکانہ خیالات ہیں تو ان آیات فرقانیہ کے صحیح معنے کیا ہیں جن میں لکھا ہے کہ مسیح ابن مریم مٹی کے پرندے بنا کر پھونک اُن میں مارتا تھا تو وہ باذن الٰہی پرندے ہو جاتے تھے۔

سو واضح ہو کہ انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں

کو اُس کی محبت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم اپنے اپنے دائرہ میں چھوٹے خدا بننے کی کوشش کرو۔ جب تم چھوٹے خدا بن جاؤ گے تو بڑا خدا تم سے آپ ہی محبت کرنے لگ جائے گا۔

(10) ایک ذریعہ محبت کا فطرت کا مطالعہ اور محبت کے طریقوں پر غور کرنا اور اُن پر عمل کرنا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فِطْرَتَ اللّٰهِ الَّتِيْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا[96] اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر کچھ جذبات رکھے ہیں جو خود اُس نے پیدا کئے ہیں۔ اِن میں صفاتِ الٰہیہ کی جھلک رکھی گئی ہے یعنی انسان کے اندر اُس نے ایسے مادے رکھ دئے ہیں جن سے خدا اور بندے میں ہم جنسیت ہو جاتی ہے۔

اب ہم قانونِ قدرت سے وہ امور تلاش کرتے ہیں جو محبت پیدا کرنے کا ذریعہ ہوتے ہیں تا کہ ان پر غور کر کے ایک طالبِ صادق محبت الٰہی پیدا کر سکے۔

(1) سب سے پہلی محبت ہم دیکھتے ہیں کہ ماں باپ اور اولاد کی ہوتی ہے اِس محبت میں حسن اور احسان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ کسی ماں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ میں اپنے بچہ سے اِس لئے محبت نہیں کرتی کہ وہ خوبصورت نہیں۔ نہ کوئی ماں یہ کہتی ہے کہ میں اپنے بچوں سے اس لئے محبت کرتی ہوں کہ اُنہوں نے ہم پر احسان کئے ہوئے ہیں۔ نہ بچے نے ماں باپ پر احسان کئے ہوتے ہیں اور نہ وہ اُس کی شکل دیکھتے ہیں بلکہ باوجود بدصورت ہونے کے اُنہیں اپنا بچہ ہی سب سے زیادہ خوبصورت نظر آتا ہے۔ آج ہی ایک عورت مجھ سے ملنے کے لئے آئی اُس نے گود میں اپنا بچہ اُٹھایا ہوا تھا۔ اُس بچہ کو دیکھ کر گھن آتی تھی۔ ناک بہہ رہا تھا اور بہتے ہوئے اُس کے ہونٹوں پر گر رہا تھا مگر ماں کو اس کی کوئی پرواہ نہیں تھی اور وہ اُس کی رینٹھ کو غالباً مشک اور عنبر سے بھی زیادہ اچھا سمجھتی تھی۔ تو ماں باپ کی محبت کسی ظاہری دلیل کی وجہ سے نہیں ہوتی۔

کتابوں میں قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا کہ اُس نے ایک حبشی کو بُلایا اور اُسے ایک خوبصورت ٹوپی دے کر کہا کہ تمہیں اِس دربار میں جو سب سے زیادہ خوبصورت بچہ دکھائی دے اُس کے سر پر جا کر یہ ٹوپی رکھ دو۔ وہ سیدھا

والا بلا شبہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور یہ عذر کہ ہم حضرت عیسیٰ کو خدا تو نہیں مانتے بلکہ یہ مانتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے بعض اپنی خدائی کی صفتیں ان کو عطا کر دی تھیں نہایت مکروہ اور باطل عذر ہے۔ کیونکہ اگر خدائے تعالیٰ اپنے اذن اور ارادہ سے اپنی خدائی کی صفتیں بندوں کو دے سکتا ہے تو بلا شبہ وہ اپنی ساری صفتیں خدائی کی ایک بندے کو دے کر پورا خدا بنا سکتا ہے۔ پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل مذاہب سچے ٹھہر جائیں گے۔ اگر خدا تعالیٰ کسی بشر کو اپنے اذن اور ارادہ سے خالقیت کی صفت عطا کر سکتا ہے تو پھر وہ اس طرح کسی کو اذن اور ارادہ سے اپنی طرح عالم الغیب بھی بنا سکتا ہے اور اس کو ایسی قوت بخش سکتا ہے جو خدائے تعالیٰ کی طرح ہر جگہ حاضر ناظر ہو اور ظاہر ہے کہ اگر خدائی کی صفتیں بھی بندوں میں تقسیم ہو سکتی ہیں تو پھر خدائے تعالیٰ کا وحدہٗ لاشریک ہونا باطل ہے۔ جس قدر دنیا میں مخلوق پرست ہیں وہ بھی یہ تو نہیں کہتے کہ ہمارے معبود خدا ہیں بلکہ ان موحدوں کی طرح ان کا بھی درحقیقت یہی قول ہے کہ ہمارے معبودوں کو خدائے تعالیٰ نے خدائی کی طاقتیں دے رکھی ہیں۔ ربّ اعلیٰ و برتر تو وہی ہے اور یہ صرف چھوٹے چھوٹے خدا ہیں۔ تعجب کہ یہ لوگ یا رسول اللہ کہنا شرک کا کلمہ سمجھ کر منع کرتے ہیں لیکن مریم کے ایک عاجز بیٹے کو خدائی کا حصہ دار بنا رہے ہیں۔ بھائیو! آپ لوگوں کا اگر دراصل یہی مذہب ہے کہ خدائی بھی مخلوق میں تقسیم ہو سکتی ہے اور خدائے تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی صفت خالقیت و رازقیت و عالمیت و قادریت وغیرہ میں ہمیشہ کے لئے شریک کر دیتا ہے تو پھر آپ لوگوں نے اپنے بدعتی بھائیوں سے اس قدر جنگ و جدل کیوں شروع کر رکھی ہے وہ بیچارے بھی تو اپنے اولیاء کو خدا کر کے نہیں مانتے صرف یہی کہتے ہیں کہ خدائے تعالیٰ نے اپنے اذن اور ارادہ سے کچھ کچھ خدائی طاقتیں انہیں دے رکھی ہیں اور انہیں طاقتوں کی وجہ سے جو باذن الٰہی ان کو حاصل ہیں وہ کسی کو بیٹا دیتے ہیں اور کسی کو بیٹی اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں، نذریں

۶۔ مسیح کہتا ہے جو عورتوں سے پیدا ہوئے یوحنا بپتسمہ دینے والے سے کوئی بڑا ظاہر نہیں ہوا (متی ۱۱/۱۱) مسیح بھی عورت سے پیدا ہوا تھا۔ یوحنا سے چھوٹا ہوا۔ پس یوحنا بڑا خدا ہوا۔ کیونکہ جب یوحنا سے چھوٹا خدا ہو گیا تو یوحنا بڑا خدا ہو گا۔

۷۔ ایوب ۷/۹ میں لکھا ہے۔ ''جو گور میں اترا، پھر اوپر نہ آئے گا۔'' تو مسیح مر کر قبر سے کیونکر نکلا۔

۸۔ ایوب ۸/۲۰۔ ''خدا سچے آدمی کو نہیں چھوڑے گا۔ وہ بدکاروں کی امداد نہیں کرتا۔'' اور مسیح